هفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

11 August 2016

نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ

URDU

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر جو انعام فرمایا میں اس کے شکرانے میں سجدہ ریز ہو گیا، وہ انعام یہ ہے کہ میرا جو اُمّتی مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس عبدالرحمن بن عوف، ۱/۳۵۴، حدیث: ۸۵۵)

جو دُرود و سلام پڑھتے ہیں اُن پہ رب کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر گزار کی حکایت:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص کو دُنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: "اب تم کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہو؟" اس نے کہا: "میں ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر میں ساری دُنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔" اس نے پوچھا: "وہ کیا؟" جواب دیا: "کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں)؟" (شعب الایمان، ۴/۱۱۲، حدیث: ۴۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز حکایت سے معلوم ہوا کہ شکر صرف مال و دولت اور خوشیوں کے مِلنے پر نہیں کیا جاتا بلکہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کرنا چاہیے مگر افسوس ہمارا حال یہ ہے کہ خوشیوں اور مال و دولت کی فراوانی پر تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اگر ذرا

www.dawateislami.net

سی پریشانی، بیماری یا تنگدستی آجائے تو شکوہ شکایات پر اُتر آتے ہیں حالانکہ انسان اگر اپنی ذات میں غور کرے تو اُس کو اپنے رَبّ کی دی ہوئی ہزاروں نعمتیں نظر آئیں گی کہ وہ ساری زندگی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا رہے تب بھی کم ہے اور واقعی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر انسان کو ساری کائنات کی دولت دے دی جائے اور آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں یہ نعمتیں نہ دی جائیں تب ان کی اَہَمِیّت کا اندازہ ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان نعمتوں کے شکر کی طرف ہماری تَوَجُّہ تک نہیں جاتی حالانکہ آنکھ کتنی بڑی نعمت ہے یہ کوئی اندھے سے پوچھے، زبان کتنی عظیم نعمت ہے یہ کوئی گُونگے سے پوچھے، بہر حال ہمارا پورا جسم خدا کی نعمتوں کا مرکز ہے حتّٰی کہ ہمارے مُنہ میں تُھوک (Spit) بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے ہم گندگی سمجھتے ہیں اِس کی اہمیت بندہ اُس سے پوچھے جس کے منہ میں تھوک (Spit) ضرورت سے کم ہو۔ جسمانی اعضاء (Parts of body) کا شکر صرف یہی نہیں کہ بندہ زبان سے کہہ دے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا شکر ہے بلکہ ان کا شکر کس طرح ادا کیا جاتا ہے، آیئے! اس ضمن میں ایک حکایت سنئے۔

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے:

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: "اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: "ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اسے چھپالو۔" اس نے عرض کی: "کانوں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔" اس نے عرض کی: "ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔" اس نے عرض کی: "پیٹ کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

"پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔" اس نے عرض کی:" شرمگاہ کا شکر کیا ہے ؟" فرمایا:" جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 7,6,5 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ۝ (پ18، مؤمنون، 7,6,5)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے ؟" آپ نے ارشاد فرمایا:" اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی برائی کی طرف قدم نہ اٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔" (حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتا ہے اور ہر حال میں اس کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نعمتوں میں مزید اِضافہ فرمادیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اپنے خالق و مالک عزوجل کا شکر اَدا کرتے رہیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی عادت بنالیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب بَرکتیں حاصِل ہوں

www.dawateislami.net

گی۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دُنیا میں کسی بندے پر اِنعام کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نعمت کا شکر اَدا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضُع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نَفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں دَرجات بُلند فرماتا ہے۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اِنعام فرمایا اور اس نے شکر اَدا نہ کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضُع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نَفْع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنّم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے در گزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/ ۵۵۵، رقم: ۹۳)(صراط الجنان، ۱/ ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ آیئے شکر کی تعریف بھی سن لیجئے چنانچہ حُجۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: شکر کا مَطلب ہے کہ کسی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے۔

شکر کے مختلف طریقے:

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں "دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا اِرادہ کیا جائے اور زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے اور باقی اَعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں صَرف ہونے سے بچایا جائے حتّٰی کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے (احیاء العلوم، ۴/ ۱۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نعمتوں کا حق اَدا کرتے ہوئے ان طریقوں سے شکرِ الٰہی

بجالائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے یہ اُمید ہے کہ وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں میں اِضافہ فرماتا رہے گا اور اگر اس کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کے باوجود بھی ہم ناشکری اور شکوے شکایات کرتے رہے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگا اور ہوسکتا ہے ہم سے یہ نعمت بھی چھین لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جنہیں شُمار کرنے سے عقلِ انسانی حیران ہے، اُس کی ہر ایک نعمت بے شُمار حکمتوں کا مجموعہ ہے، اگرچہ آج سائنس نے بہت زیادہ ترقی کرلی ہے اور نئی سے نئی ایجادات کا سلسلہ جاری ہے مگر دنیا میں آج تک کوئی ایسا آلہ (Device) یا نظام ایجاد نہ ہوسکا کہ جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار نعمتوں کی تعداد معلوم کی جاسکے، اللہ تبارک وتعالیٰ خود پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پ۱۴، نحل،۱۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔

یعنی بندے کی تخلیق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جتنی نعمتیں ہیں جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عقلِ سَلیم ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دینی اور دنیوی ضروریات کی تکمیل کے لئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شُمار ممکن ہی نہیں حتی کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصِل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کرسکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کرسکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صرف کردو تو بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔ (خازن، النحل، تحت الآیۃ:۱۸، ۳/۱۱۷) (صراط الجنان، ج۵، ص۲۹۲) اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں کیونکہ نعمت پر شکر اَدا کرنے سے نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

عُطارِد قُرشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضورِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کے اضافے سے محروم نہیں فرماتا کیونکہ اس کا فرمانِ عالی شان ہے۔

لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراھیم:۷)	ترجَمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

(شُعبُ الایمان، للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۲۶، ج ۴، ص ۱۲۴)

حضرتِ سَیِّدُنا علی بن صَالِح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس (آیت) سے مراد یہ ہے کہ اگر تم اطاعت وعبادت سے میرا شکر ادا کرو گے تو میں نعمتوں میں اضافہ کر دُوں گا''

(تفسیرِ طبری، پ ۱۳، ابراھیم، تحت الایۃ ۷، الحدیث: ۲۰۵۸۵، ج ۷، ص ۴۲۰)

شُکر کی حقیقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے۔ یہاں ایک مدنی پھول یہ ہے کہ بندہ جب اللہ تعالٰی کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم اور اِحسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے، اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالٰی کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی محبت یہاں تک غالب ہو جائے کہ دل کا نعمتوں کی طرف میلان باقی نہ رہے، یہ مَقام صِدِّیقوں کا ہے۔

(صراط الجنان، ج ۵، ص ۱۵۳، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ بندہ کسی وَقت، کسی لمحے،

www.dawateislami.net

کسی بھی حالت میں اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حد و بے عَدد نعمتوں سے لاتعلُّق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی آجائے، یا کوئی نِعمت خَتم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لاتَعداد نِعْمتیں تو مَوجُود ہوتی ہیں۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صَبْر کا دامن نہ چھوڑے اور رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے برداشت کرے، ایسے موقع پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرنا بھی باعثِ رَحْمت ہے آیئے! اس ضِمْن میں چار (4) فَرامینِ مُصْطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

﴿1﴾ دو (2) خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی نہ اسے شاکر لکھے گا اور نہ ہی صابر (وہ دو خصلتیں یہ ہیں) (۱) جو اپنے دِین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھ کر اس کی پیروی کرے اور دنیوی معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس شخص پر جو فضلیت دی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے (۲) جو دِین میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور دنیوی معاملہ میں اوپر والے کو دیکھے پھر اپنی محرومی پر افسوس کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اسے صابر لکھتا ہے اور نہ ہی شاکر۔ (جامع الترمذی، ۲۲۹/۴، حدیث: ۲۵۲۰)

﴿2﴾ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو ان کی عُمر دراز کرتا ہے اور انہیں شُکر کا اِلہام فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الالف، جماع الفصول منه فی معانی شتی۔۔۔الخ، ۱۴۸/۱، حدیث: ۹۵۴)

﴿3﴾ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہِ کی کثرت کرے۔ (معجم کبیر، ۳۱۰/۱۷، ۸۵۹)

﴿4﴾ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" تو یہ کلمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اسے نعمت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۲۵۰/۴، حدیث: ۳۸۰۵)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، امامُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم غلاموں سے کس قدر مَحبت فرماتے ہیں اور کس حَسِین انداز میں ہمیں نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ ایک انسان کو چاہیے کہ وہ دُنیوی مُعاملات میں اپنے سے کم مرتبے والوں کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے جبکہ دینی مُعاملات میں اپنے سے بڑے مرتبے والے کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش کرے نیز اس کے ساتھ ساتھ نعمت کو محفوظ رکھنے کا وظیفہ بھی ارشاد فرمادیا کہ لَاحَول شریف کی کثرت کرے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اپنے سے زیادہ مالداروں کو دیکھ کر افسوس نہ کرے کہ یہ نعمتیں میرے پاس کیوں نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو بھی معمولی نہ سمجھے اور اپنے سے زیادہ مفلس وغریب افراد کو دیکھ کر رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے صبر وشکر سے زندگی بسر کرے اور اس طرح ذِہن بنائے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی کو ہم سے زیادہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں تو اس میں اس کی کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوگی، ہوسکتا ہے اگر یہ نعمتیں مجھے عطا کردی جاتیں تو شاید میرا نفس سرکش ہوجاتا اور ان نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے ان پر شکر اَدا کرنے کے بجائے ناشکری کی آفت میں مُبتلا ہوجاتا، اگر ہم اس طرح ذِہن بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ناشکری سے بچنے میں کامیاب ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً انسان کی فطرت (Nature) میں یہ بات شَامل ہوتی ہے کہ وہ خوشیوں کے لمحات میں تو نعمتوں کو خوب یاد رکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے مگر جُوں ہی معمولی مصیبتوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کا دروازہ کُھلتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور اس کی نوازشوں کو یکسر بُھول کر ناشکری کے الفاظ اپنے مُنہ سے نکالنے لگتا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن ابوحسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک آدمی اپنے ربّ کا بڑا ناشکرہے۔		اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ (٦) (پ٣٠، العٰدیٰت:٦)

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "انسان بڑا ناشکرا ہے یعنی مصیبتیں گنتا رہتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔ ("شکر کے فضائل" مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) جبکہ ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ بیماری ہو یا تندرستی، آسانی ہو یا دشواری، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار رہتے۔ چنانچہ

شکر گزار بندہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 303 صفحات پر مشتمل کتاب **"آنسوؤں کا دریا"** صفحہ 211 پر ہے کہ اِہلِ دمشق میں سے ایک شخص جس کا نام اَبُوعَبْدُ الرَّب تھا، یہ شخص پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو اسے ایک نہر کے کنارے کسی چراگاہ میں رات ہوگئی چنانچہ اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اسے چراگاہ کی ایک جانب سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ اس نے اس شخص کو سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس شخص نے کہا: ایک مسلمان ہوں۔ اس دمشقی نے اس سے پوچھا: یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ تو اس نے جواب دیا: یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ دمشقی نے کہا: تم چٹائی میں لپٹے ہوئے ہو یہ کونسی نعمت ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور مجھے مسلمانوں میں پیدا فرمایا اور میرے اعضا کو تندرست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت میں کون ہوگا۔ وہ دمشقی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ میرے ساتھ چلنا پسند فرمائیں گے، ہم یہیں آپ کے

www.dawateislami.net

برابر نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے ہیں؟اس شخص نے کہا:وہ کیوں؟میں نے کہا:اس لئے کہ آپ کچھ کھاناوغیرہ کھالیں اور ہم آپ کی خدمت میں کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جو آپ کو چٹائی میں لپٹنے سے بے نیاز کردیں۔اس نے کہا:مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔یہ کہہ کر اس نے میرے ساتھ چلنے سے انکار کردیا اور میں واپس لوٹ آیا۔(اس کی باتیں سننے کے بعد)میرے نزدیک اپنے آپ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔میں نے (اپنے دل میں) کہا:میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ مالدار کوئی نہیں دیکھا پھر بھی میں مزید کی تلاش میں ہوں۔پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں اپنے اس حال سے توبہ کرتا ہوں۔یوں میں نے توبہ کرلی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ نیک بندہ آبادی سے دُور وِیرانے میں چٹائی میں لپٹا ہوا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور اس کی تعریف وتوصیف میں مشغول تھا جب دمشقی نے اس سے اس حالت میں رہنے کی وجہ پُوچھی تو قُربان جائیے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ شکوے شکایات کے اَنبار لگانے اور اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے شکرِ الٰہی بجالایا نیز اس کا ذاتِ باری تعالیٰ پر تَوَکُّل بھی نہایت زَبردَست اور لائقِ تقلید تھا کہ جب دمشقی نے اسے مختلف سہولیات کی پیشکش کی اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو اس خوددار شخص نے صاف صاف انکار کردیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے کئی ایک ایسے ہیں جن کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے کسی نہ کسی مدنی کام کی ذِمہ داری کی صورت میں یہ نعمت ملی ہے۔کوئی کسی شعبے میں مدنی کام کی دُھوم مچا رہا ہو گا، کوئی کسی شعبے میں، کوئی کسی مجلس کا نگران ہو گا تو کوئی رُکن کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں لگا ہو گا، کوئی نگران ہو گا تو کوئی ماتحت، الغرض ہم میں سے جس کو بھی، جس

انداز سے بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کی ذِمہ داریاں ملی ہوئی ہیں، ہم ان نعمتوں کا بھی شکر بجا لاتے رہیں اور اپنی طرف سے اس ذِمہ داری کا 100٪ حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں، بسا اوقات اس نعمت کی ناقدری کی وجہ سے ذِمہ داری چلی بھی جاتی ہے، بعد میں بندہ افسوس کرتا ہے کہ کاش! میں اپنی ذِمہ داری کے دوران یہ بھی کرلیتا، وہ بھی کرلیتا، مگر اب صرف افسوس ہی کرسکتا ہے، لٰہذا ہمیں چاہئے کہ جو بھی تنظیمی ذِمہ داری کی صورت میں نعمت ملی ہے، اس کا شکر بجالاتے ہوئے مدنی مرکز کی طرف سے مدنی کاموں کے ہمیں جو جو اہداف ملے ہیں، طے شدہ وقت کے اندر اندر اُس کو پورا کرنے کا پکّا اِرادہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ اس مدنی کام کو پورا کرنے میں میرا حصّہ شامل ہوجائے، کیونکہ دِین کا کام رُکنا نہیں ہے، اب یہ میری سعادت ہے کہ اس مدنی کام کی تکمیل میں مجھے حصّہ مل جائے۔ اس کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ سے توفیق بھی مانگتے رہیں۔

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ
عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اِسے شُرُور و فِتن سے سدا بچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو (مختلف طریقوں سے آزماتا ہے) کبھی مرض سے، کبھی جان ومال کی کمی سے، کبھی دشمن کے ڈر خوف سے، کبھی کسی نقصان سے، کبھی آفات وبَلیّات سے اور کبھی نت نئے فتنوں سے آزماتا ہے اور راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اسی سے فرمانبردار و نافرمان، محبت میں سچے اور محبت کے صرف دعوے کرنے

والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر سے مدین جانا، مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا، یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف یا اَذِیَّت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔

صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل (کیوں نہ) ہو، مگر جب (اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا وہ کسی مصیبت اور) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں)، مگر ہم جیسے (گنہگار) کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور رونا پیٹنا کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت چلی نہیں جائے گی (بلکہ بے صبری کے سبب احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ اجر و ثواب) سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ (بہار شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/۷۹۹، صراط الجنان ج۱، ص۲۵۵)

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تَبَارَک وتعالیٰ نے ہمیں جن جن نعمتوں سے نوازا ہے ان پر راضی رہتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں کیونکہ نعمت پر شکر کرنے کی توفیق مل جانا بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یا اللہ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں کہ میرا شکر کرنا بھی تو تیری

www.dawateislami.net

ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب تُو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے اور اس پر راضی رہا تو یہی شکر ادا کرنا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الشطر الثانی، بیان طریق کشف الغطاء۔۔۔ الخ، ۱۰۵/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"شکر کے فضائل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کے مزید فضائل و فوائد اور دِلچسپ معلومات (Interesting information) حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** کا مُطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے والوں کیلئے وعیدیں اور کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالعہ فرمائیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک "ہفتہ وار اجتماع" میں شرکت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کی اس ویب سائٹ پر مختلف موضوعات پر اور بھی بہت سی کتب و رسائل موجود ہیں، ان کتب و رسائل کا مطالعہ کر کے عِلمِ دِین کے نایاب موتی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ علم کا مزید شوق پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے

ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں تِلاوت و نعت ، سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے،اجتماعی طور پر ذِکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعامیں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت اِختیار کرنے کا موقع بھی میسر آتاہے۔حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔(مسند احمد،مسند ابی ھریرۃ،۳/۲۳۳،حدیث:۸۴۲۵ماخوذاً)جبکہ اِکٹھے ہوکر ذِکرُاللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔(شعب الایمان،الفصل الثانی فی ذکر آثار...الخ،۱/۴۵۴،حدیث:۶۹۵ماخوذاً)

آیئے!ترغیب کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

بغل میں کینسر کے غُدُود

بابُ المدینہ(کراچی)کے علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے بغل میں غُدُود ہوگئے اور ڈاکٹروں نے کینسر قرار دے دیا۔حالت دن بدن بگڑتی جارہی تھی،ایک اسلامی بہن نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے جونا گڑھ ہال(نیا آباد)میں بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر اُن کے بغل کے غُدُود بھی غائب ہوگئے اور کینسر کا مَرَض بھی جاتا رہا۔

اگر دردِ سَر ہو یا کینسر کہیں ہو دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گیں بلائیں ٹلیں گیں یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو زندگی گُزارنے کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہوتی

www.dawateislami.net

ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں وہ تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں، کھانے پینے کی لاکھوں اشیا اور ان میں مختلف ذائقے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، جسم کو چھپانے اور سردی گرمی کے اثرات سے بچانے کیلئے لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، دُور دراز مقامات پر بآسانی سفر کرنے کیلئے مختلف سواریاں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، الغرض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ایک نعمت خود ہزار ہا نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اگر کسی حکمت کے پیشِ نظر ہمیں کوئی نعمت نہ مل سکے تو ہم دیگر نعمتوں کو بُھول کر مختلف انداز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی کوئی معمولی بیماری یا مصیبت آجائے تو فوراً ناشکری کرتے ہوئے اس طرح کے جملے بھی کہہ جاتے ہیں کہ فُلاں تو بڑا خوشحال ہے، نہ جانے ہم سے کونسی خطا ہوگئی جو ساری مصیبتیں اور پریشانیاں ہم پر ہی ٹُوٹ پڑیں، اسی طرح کسی کے کاروبار میں تھوڑا بہت نقصان ہو جائے تو جب تک چار (4) آدمیوں کے سامنے پریشانی کا اظہار نہ کر لے سکون نہیں ملتا، کسی کے پاس موٹر سائیکل (Bike) ہو، وہ اس پر شکر ادا کرنے کے بجائے نہ صرف کار کی خواہش کرتا بلکہ بعض اوقات ناجائز وحرام ذریعے سے کار بھی حاصل کرلیتا ہے، ایسے ہی اگر کوئی جسمانی طور پر معذور ہو تو وہ بھی ناشکری کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے، اگر کسی پر تنگدستی کے دنوں میں ایک آدھ دن فاقے کی نوبت آجائے تو وہ بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے جبکہ کھانے پینے کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر ہزاروں نعمتیں تو اس کے پاس موجود ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر ہمارے اسلاف کیسے پیارے انداز میں لوگوں کی اصلاح کرتے تھے۔ آیئے ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز:

حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَةُ اللہِ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو، کیا اس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: "نہیں۔" فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: "نہیں۔" پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: "نہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: "میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟" (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تنگدستی میں بے صبری اور ناشکری کرنے والوں کا حال ہے اور جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے، وہ کھانے پینے کی اشیاء کی بے قدری کرتے ہوئے اس طرح ناشکری کرتے ہیں کہ بچے ہوئے کھانے کو کسی مسلمان کو کھلانے کے بجائے یونہی پھینک دیتے ہیں۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہو جانے والی دیگر کئی خلافِ شرع رَسْموں کی طرح بچے ہوئے کھانے کو ضائع کرنے کا رُجحان بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نظّارے ہیں، گھریلو تقریبات (Functions) ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی نیاز کے تبرُّکات، سَماجی مَحافل ہوں یا شادی کی تقریبات، ہر طرف کھانے کو ضائع کرنے کے افسوس ناک مَناظر ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا، پیالوں اور پتیلوں میں بچا ہوا شوربا، پلیٹ میں بچ جانے والا سالن اور روٹی کے بچ جانے والے قابلِ استعمال کنارے اور ٹکڑے دوبارہ اِستعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، اِس طرح بَہُت سارا بچا ہوا کھانا عُمُوماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اِسراف ہے، لہٰذا اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے اس سے توبہ کیجئے اور آئندہ کھانے کے ایک ایک دانے، شوربے کے ایک قطرے کا بھی اِسراف نہ ہو، اس کا عہد کیجئے اور رزق کی قدر بھی کیجئے۔

اُمُّ الْمُومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا

www.dawateislami.net

اور فرمایا، عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، الحدیث ۳۳۵۳، ج ۴، ص ۴۹) یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رِزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح **گلاس** میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جُوٹھے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا بھی نہیں چاہیے، مَنْقُول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقهیة الکبری لابن حجر الهیتمی ج ۴ ص ۱۱۷) اپنے مُسلمان بھائی کا جوٹھا اِستِعْمال کرنے میں جہاں شفا ملنے کی اُمید ہے، وہیں آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ پیدا ہونے، باہمی مَحَبَّت کے بڑھنے، تکبُّر جیسی بیماری سے بچنے، عاجزی و اِنکساری پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے مُعافی ملنے کی بھی خُوشخبری ہے۔ چُنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”عاجزی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا یعنی بچاہوا پانی پی لے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے، اس کے 70 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں، 70 گُناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۴۵، ج ۳، ص ۵۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تنگی و خوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے اور رزق کی قدر کرتے ہوئے اِسراف کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ناشکری کا ایک انداز ہمارے معاشرے میں عموماً یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب تک بندہ صحت مند و تندرست رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت صحت و تندرستی پر شکر ادا نہیں

www.dawateislami.net

کرتا اور جونہی ہلکا پُھلکا سر درد ہو یا بخار آجائے یا معمولی نزلہ زُکام ہو جائے تو اس پر صبر کرکے اجر کمانے کے بجائے بے صبری وناشکری پر اُتر آتا ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت ومصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا دین ہے کہ اس نے جہاں صحت وتندرستی کو نعمت قرار دیا ہے وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی نعمت شمار کیا ہے، کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے کفارے کا سبب ہوتی ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک (یعنی ہلاک کردینے والے) امراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: زکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت سے مرض دور ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی وجنون نہیں ہوتا، جسے کبھی خارش ہو، اسے جُذام وکوڑھ نہیں ہوتا، زکام وخارش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح)

فقیہِ ملّت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے، جس سے مومن کو ابدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے، بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر وشکر سے کام لے۔ اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (یعنی رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں اور بعض خدائے تعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کرکے کفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی انتہائی شقاوت اور دنیا وآخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللهِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص ۱۹۷)

یاد رکھئے! احادیثِ مبارکہ میں بیماری کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں، ہمیں وہ اسی صورت میں حاصل ہوسکیں گے کہ ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اظہار کرنے کے بجائے صبر وشکر کا مظاہرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا

www.dawateislami.net

ہے؟" پھر اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات، بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا دُوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دُوں اور اس کے گناہ مِٹا دوں۔ (موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں مگر کیا خُوشی کے ان لمحات کو صحیح انداز سے مَنانے کا طریقہ بھی ہمیں معلوم ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر کس طرح اَدا کرنا چاہیے؟ وہ کونسے کام ہیں جن کی وجہ سے شادی وغیرہ میں فضول کاموں سے بچ کر صحیح معنوں میں ہم اس نعمت کا شکر ادا کرسکتے ہیں؟ آیئے اس حوالے سے چند مدنی پُھول سنتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں ان پُر مسرت ساعتوں میں نعمت کا شکر اَدا کرتے ہوئے رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن عُبید رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔ (تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱) مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت خوشی کے ان مَواقع پر بھی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم کرتے اور لوگوں کے حُقوق پامال کرتے ہیں نیز طرح طرح کے گناہ کرکے اپنے کریم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گانے باجے کی محفلیں سجاتے ہیں اور حیا کا پردہ چاک کرکے ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بدنگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں اور انہیں اس

بات کا بھی بالکل احساس نہیں ہوتا کہ غیر مَحرم عورت کو دیکھنا اِنسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔ جیسا کہ نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[1] اور حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بَند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔[2]

یاد رکھئے کہ جن قوموں نے عیش و عشرت میں پڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراط الجنان" جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں مذکور ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذلت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج و زَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے تب تک عُروج کی ان

---

1 ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۱۸، ۲/۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶

2 احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشہوتین، ۳/۱۲۵

www.dawateislami.net

مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Super Powers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان: ۴/۲۷۶، بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کا شکر کیسے ادا کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے خوشی منانے کے غلط طریقوں کے بارے میں سنا کہ شادی بیاہ میں خوشی کے نام پر گانے بجانا، رَقص وسُرُور کی محفلیں سجانا، بندوں کے حُقُوق پامال کرنا نعمت کے ناقدری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

زبان سے شکر ادا کیجئے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی ہر ایک نعمت پر بلکہ ہر حال میں شکر اَدا کرتے ہوئے اپنی زبان سے "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال**" کہنے کی عادت بنایئے۔

نوافل ادا کیجئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے کہ نعمت ملنے پر سجدۂ شکر ادا کرنا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جب حضور نبیِ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدۂ شکر ادا کرتے۔"(3)

تلاوتِ قُرآن کیجئے

اسی طرح نعمت کے شکرانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اسی کے کلام (قرآنِ کریم) کی تلاوت کیجئے، بالخصوص سورۂ رحمٰن کی تلاوت و تفسیر پڑھئے کہ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کی بے شُمار نعمتوں کو بیان فرمایا ہے، اس طرح کرنے سے جنت کی ان نعمتوں کو پانے کا شوق پیدا ہو گا اور نیک اعمال کی طرف رغبت بڑھتی جائے گی۔

نیک اجتماعات میں شرکت کیجئے

نیز شکر کا ایک اَحسَن طَریقہ یہ بھی ہے کہ خوشی کے ان مواقع پر دِینی مَحافِل اور نیک اجتماعات منعقد کیے جائیں اور ان میں نعمت کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت کے بارے میں مدنی پھول بیان کیے جائیں۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

نعمت کے شکرانے کے طور پر زَہے نصیب! اگر خدمتِ دین کے عظیم جذبے کے تحت عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سَعادت مِل جائے تو اس طرح نعمت کا شکر بھی اَدا ہو جائے گا اور نیکی کی دعوت بھی عام ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ اور اس کے فضائل سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبَّت بڑھ جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے، نعمتوں

www.dawateislami.net

کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو ان نعمتوں سے نفع عطا فرماتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے آخرت میں درجات بلند کئے جائیں گے، نعمتوں کا شکر اَدا کرنے والے کو وہ نعمت کبھی نقصان نہ دے گی، نعمتوں کا شکر ادا کرنا نصف ایمان ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نصیب ہوتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنا اللہ والوں کی عادت ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا نہیں کرتا، وہ نعمت اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے، نعمتوں کا شکر اَدا نہ کرنا نعمتوں میں رُکاوٹ کا سبب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نعمتوں کا شکر اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ناشکری اور شکوہ شکایات کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وطنِ عزیز کی قدر کرتے ہوئے اس میں خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں! ۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مِسواک کی سُنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مدنی پھول"** سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو(2) رَکعت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے افضل ہے۔(1) ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔(2) ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس(10) خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بدبو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّ وَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار(4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔(3) ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کردیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

---

1 ۔۔۔ اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب، کتاب الطهارة، الترغیب فی السواک ۔۔۔ الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

2 ۔۔۔ مُسندِ احمد، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3 ۔۔۔ اِحیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا ۔۔۔ الخ، ۲/۲۷

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

(3) رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

(7) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

(2) گویا شب قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net